فہم القرآن

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۲۲

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۖ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي
الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾﴾

ح ی ض

حَاضَ (ض) حَيْضًا : مخصوص ایام میں خواتین کا خون جاری ہونا' ماہواری ہونا۔
﴿وَالّٰئِىْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ﴾ (الطلاق:٤) ''اور وہ (عورتیں) جنہیں خون جاری نہیں ہوا۔''
مَحِيْضٌ (مَفْعِلٌ کے وزن پر اسم الظرف): خون جاری ہونے کا وقت یا جگہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ع ز ل

عَزَلَ (ض) عَزْلًا : کسی کو جدا کر دینا' الگ کر دینا۔ ﴿وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ (الاحزاب:٥١) ''اور جس کو آپؐ چاہیں ان میں سے جن کو آپؐ نے الگ کیا۔''
مَعْزُوْلٌ (اسم المفعول) : جدا کیا ہوا' الگ کیا ہوا۔ ﴿اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

© rasailojaraid.com

لَمَعْزُوْلُوْنَ﴿۲۱۲﴾ (الشّعراء) ''یقیناً وہ لوگ سننے سے الگ کیے ہوئے ہیں۔''

مَعْزِلٌ (اسم الظرف) : الگ کرنے کی جگہ' کسی چیز کا کنارہ۔ ﴿وَکَانَ فِیْ مَعْزِلٍ﴾ (ھود:۴۲) ''اور وہ تھا ایک کنارے پر۔''

اِعْتَزَلَ (افتعال) اِعْتِزَالاً : کسی سے الگ ہونا (جس سے الگ ہوں وہ کسی صلہ کے بغیر یعنی بنفسہٖ آتا ہے)۔ ﴿فَلَمَّا اعْتَزَلَھُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ﴾ (مریم:۴۹) ''پھر وہ کنارہ کش ہوئے ان لوگوں سے اور ان سے جن کی وہ بندگی کرتے تھے اللہ کے علاوہ۔''

ترکیب : ''ھُوَ'' مبتدا اور ''اَذًی'' اس کی خبر ہے۔ ''یَطْھُرْنَ'' ثلاثی مجرد سے فعل مضارع ہے اور جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے جبکہ ''تَطَھَّرْنَ'' باب تفعل سے فعل ماضی میں جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ''فَاِذَا'' حرفِ شرط ہے' ''تَطَھَّرْنَ'' شرط ہے اور ''فَاْتُوْا'' سے لفظ ''اللّٰہُ'' تک جوابِ شرط ہے۔

ترجمہ:

وَیَسْئَلُوْنَکَ : اور وہ لوگ پوچھتے ہیں آپؐ سے

عَنِ الْمَحِیْضِ : خون جاری ہونے کے وقت کے متعلق

قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے

ھُوَ : وہ

اَذًی : ایک تکلیف ہے

فَاعْتَزِلُوا : پس تم لوگ کنارہ کش رہو

النِّسَآءَ : عورتوں سے

فِی الْمَحِیْضِ : خون جاری ہونے کے وقت میں

وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ : اور تم لوگ قریب مت ہو اُن کے

حَتّٰی : یہاں تک کہ

یَطْھُرْنَ : وہ پاک ہوں

فَاِذَا : پھر جب

تَطَھَّرْنَ : وہ خود کو پاک کر لیں

فَاْتُوْھُنَّ : تو تم لوگ آؤ ان کے پاس

مِنْ حَیْثُ : جہاں سے

اَمَرَکُمُ : حکم دیا تم کو

اللّٰہُ : اللہ نے

اِنَّ اللّٰہَ : یقیناً اللہ

یُحِبُّ : پسند کرتا ہے

التَّوَّابِیْنَ : بار بار توبہ کرنے والوں کو

وَیُحِبُّ : اور وہ پسند کرتا ہے

الْمُتَطَھِّرِیْنَ : خود کو پاک رکھنے والوں کو

d.com

آیت ۲۲۳

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ ﴾

ترکیب : ''نِسَاءُ كُمْ'' مبتدا ہے ''حَرْثٌ'' اس کی خبر ہے اور ''لَكُمْ'' متعلق خبر ہے۔ ''مُلٰقُوْا'' اسم الفاعل ''مُلَاقٍ'' کی جمع ''مُلٰقُوْنَ'' تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گر گیا اور ضمیر ''ہٗ'' اس کا مضاف الیہ ہے' جو کہ اللہ کے لیے ہے۔

ترجمہ:

نِسَآؤُكُمْ : تمہاری عورتیں	حَرْثٌ : بیج ڈالنے کی ایک جگہ ہیں
لَكُمْ : تمہارے لیے	فَاْتُوْا : پس تم لوگ آؤ
حَرْثَكُمْ : اپنی بیج ڈالنے کی جگہ میں	اَنّٰى : جیسے
شِئْتُمْ : تم چاہو	وَقَدِّمُوْا : اور آگے بھیجو
لِاَنْفُسِكُمْ : اپنے آپ کے لیے	وَاتَّقُوْا : اور تم لوگ تقویٰ اختیار کرو
اللّٰهَ : اللہ کا	وَاعْلَمُوْٓا : اور جان لو
اَنَّكُمْ : کہ تم لوگ	مُّلٰقُوْهُ : اس سے ملاقات کرنے والے ہو
وَبَشِّرِ : اور آپ بشارت دیجیے	الْمُؤْمِنِيْنَ : ایمان لانے والوں کو

نوٹ (۱) : ''وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ''۔ یہ قرآن مجید کے اُن مقامات میں سے ایک ہے جہاں ایک عام قاری بھی بڑی آسانی سے محسوس کر لیتا ہے کہ کسی فلسفیانہ اور گہری بات کو اتنے مختصر اور عام فہم انداز میں سمجھانے کا اتنا سادہ اور دلنشیں انداز کسی انسانی کلام میں تو کہیں نہیں ملتا۔ اور اس کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ واقعی قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔

ایک کسان جب بیج ڈالتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ کچھ عرصے کے بعد وہ اس بیج کا پھل حاصل کرے گا جو اس کے کام آئے گا۔ گویا وہ بیج کو اپنے لیے آگے بھیجتا ہے۔ اسی طرح شوہر اور بیوی کے تعلقات کا مقصد یہ ہے کہ ان کے یہاں اولاد ہو جو اس دنیا میں اپنے ماں باپ کا دست و بازو بنے۔ اگر تربیت اور اللہ کی مدد سے وہ اولاد صالح بھی ہو تو پھر وہ اپنے ماں باپ کے لیے آخرت کی کمائی کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔ اس بات کو اتنے دلنشیں اور شائستہ پیرائے میں سمجھا دینا' یہ قرآن مجید کا ہی اعجاز ہے۔

© rasailojaraid.com

آیت ۲۲۴

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾﴾

ی م ن

یَمِنَ (س) یَمْنًا : داہنی طرف ہونا۔

یَمِیْنٌ ج اَیْمَانٌ (فَعِیْلٌ کا وزن) : کثیر المعانی ہے۔(۱) داہنی سمت یا رخ۔ ﴿اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''بیشک تم لوگ آیا کرتے تھے ہمارے پاس داہنی طرف سے۔'' ﴿ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ﴾ (الاعراف:۱۷) ''پھر میں لازماً پہنچوں گا ان کو ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی داہنی جانب سے اور ان کی بائیں جانب سے۔'' (۲) داہنا ہاتھ۔ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾﴾ (طٰہٰ) ''اور یہ کیا ہے آپؑ کے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ۔'' ﴿اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ (المؤمنون:٦) ''یا جس کے مالک ہوئے ان کے داہنے ہاتھ۔'' (۳) قسم (عرب لوگ داہنا ہاتھ اٹھا کر یا داہنے ہاتھ میں ہاتھ دے کر قسم کھاتے تھے)۔ آیت زیر مطالعہ۔

مَیْمَنَةٌ (مَفْعَلَةٌ کے وزن پر اسم الظرف) : داہنی طرف کی جگہ۔ ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾﴾ (البلد) ''وہ لوگ داہنی جگہ والے ہیں۔''

ترکیب : ''لَا تَجْعَلُوْا'' فعل نہی ہے۔ اس کا فاعل اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے۔ لفظ ''اَللّٰهُ'' اس کا مفعولِ اوّل اور ''عُرْضَةً'' مفعول ثانی ہے۔ ''تَبَرُّوْا''، ''تَتَّقُوْا'' اور ''تُصْلِحُوْا'' یہ تینوں افعال ''اَنْ'' کی وجہ سے منصوب ہیں۔

ترجمہ:

وَلَا تَجْعَلُوا : اور تم لوگ مت بناؤ	اللّٰهَ : اللہ کو
عُرْضَةً : نشانہ	لِّاَيْمَانِكُمْ : اپنی قسموں کے لیے
اَنْ : کہ	تَبَرُّوْا : تم لوگ حسن سلوک (نہ) کرو
وَتَتَّقُوْا : اور تقویٰ (نہ) کرو	وَتُصْلِحُوْا : اور اصلاح (نہ) کرو
بَيْنَ النَّاسِ : لوگوں کے درمیان	وَاللّٰهُ : اور اللہ

d.com

سَمِیْعٌ : سننے والا ہے **عَلِیْمٌ**: جاننے والا ہے

نوٹ (۱) : پہلے اردو کے دو جملوں پر غور کر لیں۔ (۱) حامد سے بات مت کرو یہاں تک کہ وہ معافی مانگے۔ (۲) حامد سے بات مت کرو جب تک کہ وہ معافی نہ مانگے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ دونوں جملوں میں بات ایک ہی کہی گئی ہے' صرف انداز مختلف ہے۔ پہلے جملے میں لفظ ''مانگے'' کے ساتھ ''نہ'' لگانے کی ضرورت نہیں پڑی' جبکہ دوسرے جملے میں ''نہ'' لگا کر مفہوم ادا ہوا ہے۔ اب نوٹ کر لیں کہ پہلے جملے کے انداز کا عربی میں رواج زیادہ ہے اس لیے آیت زیر مطالعہ میں فعل نہی کے بعد ''اَنْ'' کے ساتھ ''لَا'' لگانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ جبکہ اُردو میں دوسرے جملے کے انداز کا رواج زیادہ ہے' اس لیے ترجمہ میں ''نہ'' کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ صحیح مفہوم واضح ہو جائے۔

نوٹ (۲) : اس آیت میں کوئی نیک کام نہ کرنے کی قسم اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگر ایسی بُری قسم کبھی اٹھا ہی بیٹھو تو اس میں کم از کم اللہ کو تو بیچ میں نہ لاؤ۔ یہ دراصل ممانعت کا ایک ہلکا پھلکا سا' مشفقانہ انداز ہے۔ اور ایک طرح سے یہ قسموں کے متعلق ان احکامات کا مقدمہ ہے جو آگے چل کر سورۃ المائدۃ اور سورۃ التحریم میں آنے والے ہیں۔

آیت ۲۲۵

﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ﴿۲۲۵﴾﴾

ل غ و

لَغَا (ف) **لَغْوًا** : بغیر سوچے سمجھے کوئی بات کہنا۔

لَغْوٌ (اسم ذات) : (۱) بے معنی یا بیکار بات (۲) بے فائدہ چیز یا کام۔ ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ﴾ (القصص:۵۵) ''اور جب بھی وہ لوگ سنتے ہیں بیکار بات کو تو اعراض کرتے ہیں اس سے۔'' ﴿وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴿۳﴾﴾ (المؤمنون) ''وہ لوگ بے فائدہ چیز سے اعراض کرنے والے ہیں۔''

اِلْغَ (فعل امر) : تو بے معنی بات کر۔ ﴿لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْہِ﴾ (حٰمٓ السجدۃ:۲۶) ''(منکرین حق کہتے ہیں) تم لوگ مت سنو اس قرآن کو اور بے معنی بات کرو

© rasailojaraid.com

اس میں۔''

لَاغٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت) : بے سود، بے معنی۔ ﴿لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً﴾ (الغاشیة) ''وہ نہیں سنیں گے اس میں کوئی بے سود بات۔''

ح ل م

حَلَمَ (ن) حُلُمًا : خواب دیکھنا۔

حَلُمَ (ک) حِلْمًا : غصہ میں خود پر قابو رکھنا، تحمل کرنا، بردبار ہونا۔

حُلْمٌ ج اَحْلَامٌ : خواب۔ ﴿وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ﴾ (یوسف) ''اور ہم خوابوں کی تعبیر جاننے والے نہیں ہیں۔''

حِلْمٌ ج اَحْلَامٌ : تحمل، بردباری، عقل، شعور (کیونکہ بردباری عقل و شعور سے آتی ہے اور یہ لازم و ملزوم ہیں)۔ ﴿اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا﴾ (الطور:۳۲) ''کیا مشورہ دیتے ہیں ان کو ان کے شعور اس کا؟''

حُلُمٌ : عقل و شعور کی پختگی، بلوغت۔ ﴿وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ﴾ (النور:۵۹) ''اور جب پہنچیں بچے تم میں سے بلوغت کو۔''

حَلِيْمٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : تحمل والا، بردبار۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''يُؤَاخِذُ'' باب مفاعلہ کا فعل مضارع ہے ''كُمْ'' ضمیر مفعولی ہے اور لفظ ''اللّٰهُ'' اس کا فاعل ہے۔ فاعل ''قُلُوْبُكُمْ'' غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل ''كَسَبَتْ'' واحد مؤنث آیا ہے۔

ترجمہ:

لَا يُؤَاخِذُ: جواب طلبی نہیں کرے گا
كُمْ : تم لوگوں سے
اللّٰهُ : اللہ
بِاللَّغْوِ : بے سوچی سمجھی بات پر
فِيْ اَيْمَانِكُمْ : تمہاری قسموں میں
وَلٰكِنْ : اور لیکن (البتہ)
يُؤَاخِذُكُمْ : وہ جواب طلبی کرے گا تم سے
بِمَا : اس پر جو
كَسَبَتْ : کمایا (قصد کیا)
قُلُوْبُكُمْ : تمہارے دلوں نے
وَاللّٰهُ : اور اللہ
غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
حَلِيْمٌ : ہمیشہ تحمل کرنے والا ہے

aid.com

آیت ۲۲۶

﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿۲۲۶﴾﴾

ء ل و

اَلَا (ن) اَلْوًا : کسی کام میں کوتاہی کرنا۔ ﴿لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا﴾ (آل عمران:۱۱۸) ''وہ لوگ کوتاہی نہیں کریں گے تم لوگوں کو برباد کرنے میں۔''

آلٰی (افعال) اِيْلَاءً : کوتاہی کرنے کا عہد کرنا' کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِئْتَلٰی (افتعال) اِئْتِلَاءً : قسم کھانا۔

لَا يَاْتَلِ (فعل نہی) : تو قسم مت کھا۔ ﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْآ اُولِي الْقُرْبٰى﴾ (النور:۲۲) ''اور قسم نہ کھائیں فضل والے تم میں سے اور وسعت والے کہ وہ (نہ) دیں گے قرابت والوں کو۔''

ر ب ص

رَبَصَ (ن) رَبْصًا : کسی موقع کی تاک میں رہنا۔

تَرَبَّصَ (تفعل) تَرَبُّصًا : انتظار کرنا۔ ﴿وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ﴾ (التوبۃ:۹۸) ''اور وہ انتظار کرتا ہے تمہارے لیے گردشِ زمانہ کا۔''

تَرَبَّصْ (فعل امر) : تو انتظار کر۔ ﴿فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ﴿۲۵﴾﴾ (المؤمنون) ''پس تم لوگ انتظار کرو اس کے لیے کچھ عرصہ تک۔''

مُتَرَبِّصٌ (اسم الفاعل) : انتظار کرنے والا۔ ﴿فَتَرَبَّصُوْآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ﴿۵۲﴾﴾ (التوبۃ) ''تو تم لوگ انتظار کرو بیشک ہم تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔''

ف ی ء

فَاءَ (ض) فَيْئًا : واپس ہونا' لوٹنا۔ ﴿حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ﴾ (الحُجُرات:۹) ''یہاں تک کہ وہ لوٹے اللہ کے حکم کی طرف۔''

اَفَاءَ (افعال) اِفَاءَةً : واپس کرنا' لوٹانا۔ (زیادہ تر ایسے مالِ غنیمت کے لیے آتا ہے جو بلا مشقت حاصل ہو)۔ ﴿وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ﴾ (الحشر:٦) ''اور جو

© rasailojaraid.com

لوٹایا اللہ نے اپنے رسولؐ پر ان سے (یعنی ان سے لے کر)۔''

تَفَیَّأَ (تفعل) تَفَیُّؤًا : رُخ تبدیل کرنا' پلٹا کھانا۔﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ﴾ (النحل:٤٨) ''تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں اس کی طرف جو پیدا کیا اللہ نے کسی چیز سے کہ الٹتے ہیں ان کے سائے۔''

ترکیب : ''تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ'' مبتدأ مؤخر ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے جو ''ثَابِتٌ'' ہو سکتی ہے' جبکہ ''لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''فَاِنْ'' شرطیہ ہے' ''فَآءُوْ'' شرط ہے اور آگے جوابِ شرط ہے۔

ترجمہ:

لِلَّذِیْنَ: ان لوگوں کے لیے جو	یُؤْلُوْنَ: قسم کھاتے ہیں (قطع تعلق کی)
مِنْ نِّسَآئِهِمْ : اپنی عورتوں سے	تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ: چار مہینے کا انتظار کرنا ہے
فَاِنْ : پھر اگر	فَآءُوْ : وہ لوٹ آئیں
فَاِنَّ اللّٰہَ : تو یقیناً اللہ	غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِیْمٌ : ہمیشہ رحم کرنے والا ہے	

آیت ۲۲۷

﴿ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٢٧﴾﴾

ع ز م

عَزَمَ (ض) عَزْمًا : پختہ ارادہ کرنا۔﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ﴾ (آل عمران:١٥٩) ''پھر جب آپؐ پختہ ارادہ کر لیں تو بھروسہ کریں اللہ پر۔''

عَزْمٌ (اسم ذات) : پختہ ارادہ' ثابت قدمی۔﴿فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾﴾ (آل عمران) ''تو یقیناً یہ ثابت قدمی کے کاموں میں سے ہے۔''

ط ل ق

طَلَقَ (ض) طَلْقًا : کسی کا بندھن کھولنا۔

طَلَاقٌ (اسم فعل) : نکاح کا بندھن کھولنا' طلاق دینا' آیت زیر مطالعہ۔

طَلَّقَ (تفعیل) تَطْلِیْقًا : کسی کو آزاد کر کے جدا کرنا' طلاق دینا۔﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ......﴾ (البقرۃ: ۲۳۰) ''پھر اگر وہ طلاق دے اس کو تو وہ حلال نہیں ہوتی اس کے لیے اس کے بعد......''

طَلِّقْ (فعل امر) : تو طلاق دے۔ ﴿اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ۱) ''جب تم لوگ طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو اُن کی عدت کے لیے۔''

مُطَلَّقَةٌ (اسم المفعول) : طلاق دی ہوئی۔ ﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ﴾ (البقرۃ: ۲۴۱) ''اور طلاق دی ہوئی عورتوں کے لیے کچھ سامان ہے دستور کے مطابق۔''

اِنْطَلَقَ (انفعال) اِنْطِلَاقًا : کسی بندھن سے آزاد ہونا، چل پڑنا۔ ﴿فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ؀﴾ (القلم) ''پھر وہ چلے اور ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے تھے۔'' ﴿وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ﴾ (الشعراء: ۱۳) ''اور نہیں چلتی میری زبان۔''

اِنْطَلِقْ (فعل امر): تو چل۔ ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؀﴾ (المرسلٰت) ''تم لوگ چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

ترجمہ:

وَاِنْ : اور اگر	عَزَمُوا : وہ لوگ پختہ ارادہ کریں
الطَّلَاقَ : طلاق کا	فَاِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ
سَمِيْعٌ : سننے والا ہے	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

نوٹ (۱) : اگر کوئی شوہر اپنی بیوی سے قطعِ تعلق کا عہد کر لیتا ہے لیکن اسے طلاق بھی نہیں دیتا، تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ چار مہینے کے اندر فیصلہ کرے۔ یا تو تعلقات بحال کرے یا پھر طلاق دے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اللہ کے حکم پر عمل نہیں کرتا اور اپنی روش پر قائم رہتا ہے تو پھر کیا ہوگا! اس ضمن میں آراء مختلف ہیں۔ مفتی محمد شفیعؒ کی رائے ہے کہ ایسی صورت میں چار ماہ بعد طلاق خود بخود ہو جائے گی، البتہ دونوں اگر رضامندی سے دوبارہ نکاح کر لیں تو درست ہے۔ (معارف القرآن)

آیت ۲۲۸

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ

© rasailojaraid.com

بِالْمَعْرُوْفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

ب ع ل

بَعَلَ (ن) بَعَالَةً : شوہر ہونا' شوہر بننا۔

بَعْلٌ ج بُعُوْلَةٌ (اسم ذات): شوہر' خاوند۔ ﴿وَهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۖ﴾ (ھود:۷۲) ''اور یہ میرے شوہر بوڑھے ہیں۔'' جمع کے لیے آیت زیر مطالعہ دیکھیں۔

بَعْلٌ : شام کے ایک قدیم شہر بَعْلَبَكّ کے ایک بُت کا نام۔ ﴿اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''کیا تم لوگ پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین خالق کو؟''

د ر ج

دَرَجَ (ن) دُرُوْجًا : سیڑھیاں چڑھنا' آہستہ آہستہ چلنا۔

دَرَجَةٌ : سیڑھی کا ایک زینہ' بلندی' رتبہ۔ ﴿مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ﴾ (البقرۃ:۲۵۳) ''ان میں وہ بھی ہے جس سے کلام کیا اللہ نے اور بلند کیا ان کے بعض کو درجوں کے لحاظ سے۔''

اِسْتَدْرَجَ (استفعال) اِسْتِدْرَاجًا : آہستہ آہستہ لے جانا۔ ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾﴾ (القلم) ''ہم عنقریب آہستہ آہستہ لے جائیں گے ان کو جہاں سے وہ نہیں جانتے۔''

ترکیب : ''اَلْمُطَلَّقٰتُ'' مبتدأ ہے۔ ''يَتَرَبَّصْنَ'' سے ''قُرُوْءٍ'' تک پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ ''ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ'' ظرف ہے اس لیے ''ثَلٰثَةَ'' منصوب ہے۔ ''اَنْ يَّكْتُمْنَ'' سے ''فِيْ اَرْحَامِهِنَّ'' تک پورا جملہ ''لَا يَحِلُّ'' کا فاعل ہے اور یہ جوابِ شرط ہے اگلے شرطیہ جملے کی۔ ''يَكْتُمْنَ'' اور ''خَلَقَ'' دونوں کا مفعول ''مَا'' ہے۔ ''بُعُوْلَتُهُنَّ'' مبتدأ ہے اور ''اَحَقُّ'' اس کی خبر ہے۔ ''ذٰلِكَ'' کا اشارہ ''ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ'' کی طرف ہے۔ ''دَرَجَةٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لِلرِّجَالِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے جبکہ ''عَلَيْهِنَّ'' متعلق خبر ہے۔

ترجمہ:

وَالْمُطَلَّقٰتُ : اور طلاق شدہ خواتین	يَتَرَبَّصْنَ : انتظار کریں گی
بِاَنْفُسِهِنَّ : اپنے نفس کے ساتھ	ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ : تین مدتیں (یعنی حیض)

aid.com

وَلَا يَحِلُّ :اور حلال نہیں ہوتا
لَهُنَّ :ان کے لیے
اَنْ يَّكْتُمْنَ :کہ وہ چھپائیں
مَا :اس کو جس کو
خَلَقَ :پیدا کیا
اللّٰهُ :اللہ نے
فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ :ان کے رحموں میں
اِنْ كُنَّ :اگر وہ ہیں
يُؤْمِنَّ :(کہ) ایمان رکھتی ہیں
بِاللّٰهِ :اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ :اور آخری دن (یعنی آخرت) پر
وَبُعُوْلَتُهُنَّ :اوران کے شوہر
اَحَقُّ :زیادہ حق دار ہیں
بِرَدِّهِنَّ :ان کو لوٹانے کے
فِيْ ذٰلِكَ :اس میں
اِنْ اَرَادُوْٓا :اگر وہ لوگ ارادہ کریں
اِصْلَاحًا :اصلاح کرنے کا
وَلَهُنَّ :اوران کے لیے ہے
مِثْلُ الَّذِيْ :اس کے جیسا جو
عَلَيْهِنَّ :ان پر ہے
بِالْمَعْرُوْفِ :بھلائی سے
وَلِلرِّجَالِ :اور مردوں کے لیے ہے
عَلَيْهِنَّ :ان پر
دَرَجَةٌ :ایک درجہ
وَاللّٰهُ اور اللہ
عَزِيْزٌ :بالادست ہے
حَكِيْمٌ :حکمت والا ہے

نوٹ (۱) : شوہر اور بیوی کے تعلقات پر بات ہو رہی ہے۔ اس پس منظر میں ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ کے دو مفہوم ہیں اور یہاں دونوں ہی مراد ہیں۔ اوّلاً یہ کہ جس طرح شوہر کے ساتھ بھلا سلوک کرنا بیوی پر فرض ہے' اسی طرح اس کا یہ حق بھی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ بھلا سلوک کرے۔ ثانیاً یہ کہ جس طرح بیوی کے کچھ فرائض ہیں' اسی طرح اس کے کچھ حقوق بھی ہیں۔ شوہر و بیوی کے حقوق و فرائض کا تعین وقت کے تہذیبی اور تمدنی دستور اور رواج کے مطابق ہوگا' بشرطیکہ کوئی دستور اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہو' کیونکہ جب کوئی دستور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوتا ہے تو وہ نیکی اور بھلائی کے درجے سے گر جاتا ہے اور وہی دراصل فساد کا سبب بنتا ہے۔

نوٹ (۲) : ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق و فرائض تو ہیں لیکن اس کی وجہ سے کوئی اس خبط میں مبتلا نہ ہو کہ دونوں بالکل مساوی ہیں۔ کیونکہ دونوں کے حقوق و فرائض ہونے کے باوجود شوہر کو بیوی پر ایک درجہ

© rasailojaraid.c

برتری حاصل ہے اور یہ برتری اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اس کے اتنے واضح فرمان کے باوجود عورت اور مرد کی مساوات کا نعرہ جہالت ہے۔

عورت کرکٹ کھیل لے' باکسنگ کر لے' ہوائی جہاز اڑا لے' خلائی سفر سے ہو آئے' جو مرضی ہو کر لے لیکن جب کبھی اسے کوئی کانٹا چبھے گا تو اس نے اُوئی اللہ کرنا ہی کرنا ہے۔ یہ بات میں نے مذاق میں نہیں کی بلکہ مجبوراً کی ہے کہ شاید اس طرح ہی ان لوگوں کی آنکھ کھل جائے جنہوں نے ایسے حقائق سے آنکھ بند کی ہوئی ہے جو اندھے کو بھی نظر آتے ہیں۔ عورت اور مرد کے جسم کی ظاہری ساخت کا فرق بہت نمایاں ہے لیکن ان کے اندرونی نظام میں بھی فرق ہے۔ جسمانی اعضاء اور غدود (glands) کی کارکردگی' (functions) مختلف ہیں' ان کے اثرات بھی مختلف ہیں۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ عورت اور مرد کی نفسیات بھی مختلف ہے۔ مساوات کا نعرہ لگانے والوں کو چاہیے کہ پہلے وہ ان فرقوں کو دور کریں' پھر مساوات کا نعرہ لگائیں۔

نوٹ (۳) : آیت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے دو صفات 'عزیز اور حکیم' ہم کو یاد دلائی گئی ہیں۔ اللہ کے عزیز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اختیار مطلق ہے جس پر کسی قسم کی کوئی تحدید (limitation) نہیں ہے۔ وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے اور جو چاہے حکم دے سکتا ہے۔ حکیم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر حال میں حکمت والا ہے۔ اس لیے اس کا ہر فیصلہ اور ہر حکم اس کی حکمت سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ جو بھی مسلمان مرد یا عورت اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اللہ کے ہر حکم کو اس یقین کے ساتھ قبول کرتا ہے کہ اسی میں ہم لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے"

(رواہ البخاری' عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

d.com